Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 11- دسمبر 1999ء - 2 رمضان 1420 ہجری - 11- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 282

رضاء الٰہی کیلئے روزہ کا اجر

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کی رضا چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر خریف کا فاصلہ کر دیتا ہے۔

(مسند دارمی کتاب الجہاد باب من صام یوما)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 292-293)

رمضان المبارک میں حضور ایدہ اللہ کا درس قرآن

امسال بھی رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز روزانہ (ماسوائے جمعہ) درس قرآن کریم دیں گے۔ جو ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ درس کے اوقات روزانہ پاکستانی وقت کے مطابق شام

سوا چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے

تک ہونگے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس روحانی مائدہ سے بھرپور طور پر مستفید ہوں۔

روزہ کی جزاء خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کے لئے بیہودہ باتوں سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آگیا۔ گویا کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں۔ اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں۔ اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے۔ پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں ایک اور فائدہ یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے۔ اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ مونہہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے نہ جھوٹ بولا جائے۔ نہ گالیاں دی جائیں۔ نہ غیبت کی جائے۔ نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کے لئے ہے۔ لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچالیتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقویٰ پر ثبات قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گذارہ کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ انہیں کئی کئی فاقے بھی آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا الصوم لی وانا اجزی بہ۔ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں لیکن روزہ کی جزاء خود میری ذات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہئے۔ غرض روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گی۔ اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کو غرباء کے لئے تسکین کا موجب بنایا ہے تاکہ وہ مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ میں انہیں یہ گر بتایا ہے کہ اگر وہ فقر و فاقہ کی زندگی کو خدا تعالیٰ کی رضاء کے مطابق گزاریں تو یہی انہیں خدا تعالیٰ سے ملا سکتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 377)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 86)

مامور ربانی کی شان استغناء

حضرت سید محمود عالم صاحب آف ضلع گیا بہار کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ ہی وہ فدائی و شیدائی بزرگ ہیں جو آغاز جوانی میں اپنے وطن سے پاپیادہ نہایت خوفناک اور دشوار گزار راستوں سے قادیان پہنچے اور ہمیشہ کے لئے خدا کے مقدس مسیح کے قدموں میں دھونی رمادی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زبان مبارک سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں آپ کا نام گونج رہا ہے۔ حضرت سید محبوب عالم بہاری آپ ہی کے برادر اکبر تھے جنہوں نے 19- ستمبر 1947ء کو قادیان میں راہ مولیٰ میں جان دی۔

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب راز حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شراب زندگی

حضرت سید محمود عالم صاحب راوی ہیں کہ:۔

"حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے آگے نابھہ کے وزیر کی طرف سے ایک خط پیش کیا کہ راجہ کی فرمائش ہے کہ حضور گورمکھی زبان میں کوئی کتاب تصنیف فرماویں۔ حضرت مسیح موعود نے دریافت فرمایا کہ خط خود راجہ نے لکھا ہے یا اس کے وزیر نے؟ حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا کہ خط وزیر کی طرف سے آیا ہے حضرت مسیح موعود نے سن کر فرمایا خدا کے مامورین میں کبریائی بھی ہوتی ہے

اسے لکھ دیں کہ اگر راجہ کو ضرورت ہے تو بذات خود خط لکھے پھر ممکن ہے توجہ کی جاوے"

(الحکم 7- جولائی 1934ء صفحہ 3)

غربا پروری اور مسکین نوازی کا انوکھا انداز

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب آف تلونڈی جھنگلاں کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی ذات بابرکت سے اس وقت بھی عقیدت وارادت رکھتے تھے جبکہ آپ نے کوئی دعویٰ نہیں فرمایا تھا حضرت مولوی صاحب کا بیان ہے کہ:۔

"آپ غرباء اور مساکین پر ایسے مہربان تھے کہ یہ عاجز نہیں بیان کر سکتا ایک مرتبہ ایک لنگڑا فقیر آیا وہ نمازی تھا اس کے واسطے خود کھانا لائے۔ پانی لائے۔ اچھی طرح کھانا کھلا کر فرمایا کہ شاہ (یہ اس فقیر کا نام تھا) آپ نے وضو کرنا ہے میں آپ کے لئے پانی گرم کر کے لادوں اور تہجد کے واسطے بھی گرم پانی لادوں گا"

(الحکم 7- اگست 1934ء)

ایک اپاہج پر نظر شفقت

حضرت مولوی صاحب مزید بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ ایک اپاہج حضور کے پاس آیا وہ ٹانگوں سے چل نہیں سکتا تھا اس نے عرض کی میری ٹانگیں نہیں مجھے سواری کی گھوڑی دے دو۔ میں تب جاؤں گا اس وقت مالی کمزوری تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہیں سے روپیہ بھیج دے گا تو گھوڑی لے دوں گا۔ تم ٹھہرے رہو چنانچہ وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا پھر اسے گھوڑی لے دی اور وہ چلا گیا اس کا نام کوڈا تھا"

(الحکم 7- اگست 34ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہِ صیام

رحمت سے خاص اپنی ماہِ صیام بخشا
رندانِ تشنہ لب کو اک دورِ جام بخشا

نادار اور منعم دونوں ہیں ایک صف میں
کیا خوب سلسلہ ہے کیسا نظام بخشا

اس ماہ میں خدا نے محبوبؐ کو حرا میں
اپنا کلام بخشا معجز نظام بخشا

قربت کی رہ دکھائی صوم و صلوٰۃ دے کر
جو پاک دل سے آیا اس کو مقام بخشا

ملنے کا اپنے بندوں کو دے دیا وسیلہ
دن کو جو صوم بخشا شب کو قیام بخشا

دل جاں کو پیش کرنے کی شرط اک لگا کر
ساقی نے میکدے میں پھر اِذن عام بخشا

خالدؔ میں اس کے صدقے مستور کر کے خود کو
جلووں کو دیکھنے کا جس نے پیام بخشا

خالد ہدایت بھٹی ایم اے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 15- دسمبر 1999ء

12-40 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. نارویجین پروگرام۔ رمضان کے بارے میں گفتگو۔
2-15 a.m. درس القرآن 1999ء۔ (دوبارہ)
3-50 a.m. ملاقات۔ بنگالی دوستوں سے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ۔
6-00 a.m. درس القرآن۔ دوبارہ۔
7-10 a.m. لقاء مع العرب۔
8-15 a.m. رمضان پروگرام۔
8-20 a.m. فرنچ پروگرام۔
8-40 a.m. اردو کلاس۔
9-55 a.m. بنگالی دوستوں سے ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ۔
12-00 p.m. سواحیلی پروگرام۔
12-40 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی میں۔
1-15 p.m. رمضان پروگرام۔
1-25 p.m. لقاء مع العرب۔
2-25 p.m. اردو کلاس۔
3-10 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-15 p.m. درس القرآن لائیو۔
6-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
6-55 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. مجلس عرفان۔
9-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 16- دسمبر 1999ء

12-40 a.m. لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. ایم ٹی اے فرانس کی پیشکش۔
2-15 a.m. درس القرآن۔ (دوبارہ)
3-30 a.m. رمضان پروگرام۔
3-45 a.m. درثمین۔ نظموں کا تلفظ۔
3-55 a.m. مجلس عرفان۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
6-05 a.m. درس القرآن۔ دوبارہ۔
7-25 a.m. درس الحدیث۔
8-20 a.m. رمضان پروگرام۔
8-35 a.m. اردو کلاس۔
9-40 a.m. درس ملفوظات۔
10-05 a.m. مجلس عرفان۔ دوبارہ۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
12-10 p.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
1-15 p.m. رمضان پروگرام۔
1-25 p.m. لقاء مع العرب۔
2-25 p.m. اردو کلاس۔
3-40 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-15 p.m. درس القرآن لائیو۔
6-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
6-35 p.m. بنگالی سروس۔ خطبہ جمعہ۔
7-55 p.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
9-05 a.m. درس الحدیث۔
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ایم ٹی اے۔ پاکستان۔
9-45 p.m. رمضان پروگرام۔
10-00 p.m. جرمن دوستوں۔
11-05 p.m. تلاوت۔ رمضان پروگرام۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

حضرت عمر فاروق کا بلند مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظر میں

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے دوسرے خلیفہ تھے آپ 23 جمادی الآخر 13ھ کو تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور یکم محرم الحرام 24ھ کو اسلام کی بیش قیمت خدمات بجالانے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

آپ کے زمانۂ خلافت میں اسلام کو شاندار فتوحات نصیب ہوئیں۔ اسلام عرب سے نکل کر دوسرے کئی ممالک میں پھیل گیا۔ مسلمانوں نے ایران شام مصر آذربائیجان کرمان آرمینیا اور خراسان وغیرہ ممالک میں اپنی سطوت وقوت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ سن ہجری کا اجراء ہوا۔ باقاعدہ عدالتیں قائم ہوئیں اور قاضیوں کا تقرر کیا گیا فوجی چھاؤنیاں قائم کی گئیں اور فوجیوں کے روزینے مقرر ہوئے پولیس کا محکمہ بنایا گیا اور مدرسے کھولے گئے اور معلمین کی تنخواہیں مقرر ہوئیں باقاعدہ مردم شماری کرائی گئی متعدد شہر آباد ہوئے رفاہ عامہ کے کئی کام کیے گئے مثلاً نہریں کھدوائی گئیں مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے سرائیں بنائی گئیں۔ مقبوضہ ممالک میں امن وامان قائم کیا گیا۔

آپ زہد وقناعت کا مجسمہ تھے نہایت سادگی پسند دنیا کے لذائذ سے مجتنب اور صابر وشاکر انسان تھے نہایت عادل وہمدرد حکمران اور عظیم مدبر وسیاست دان تھے علم وفضل میں بھی آپ کا مرتبہ کم نہیں تھا فقہ کی بنیاد آپ کے زمانہ خلافت میں پڑی۔ اور آپ سے ایک ہزار اہم مسائل منقول ہیں جن میں ائمہ اربعہ نے آپ کی تقلید کی ہے۔ غرض آپ بے مثال اور بے نظیر محامد ومحاسن کا مجموعہ تھے۔

حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی کتب اور ملفوظات میں دیگر صحابہ عظام رضی اللہ عنہم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان فرمائے ہیں وہاں حضرت عمر کی سیرت کے متعدد پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں سیرت فاروق پر حضرت مسیح موعود کی کتب اور ملفوظات سے ایسے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقام کتنا بلند اور آپ کی شان کتنی عظیم تھی۔

قبول اسلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر رؤسائے قریش کے خرمن دل پر برق بن کر گری۔ ان کی آتش عناد اور بھی شعلہ زن ہوئی۔ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی تدبیریں ہونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے منصوبے تیار کئے جانے لگے۔ حضرت عمرؓ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شدید مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ابوجہل نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا میں اسے سو اونٹ اور ایک ہزار اوقیہ چاندی بطور انعام دوں گا۔ حضرت عمر یہ کام کرنے پر آمادہ ہوگئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی بجائے خود اسلام میں ہو کر شہید ہوگئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود آپ کے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ جو ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں دوسرے وقت وہی عمرؓ اسلام میں ہو کر خود شہید ہوتے ہیں وہ کیا عجیب زمانہ تھا۔ غرض اس وقت یہ معاہدہ ہوا کہ میں قتل کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں لگے۔ راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں مل جاویں تو قتل کردوں لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ کہاں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نصف رات گزرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے ہیں حضرت عمر یہ سن کر بہت خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں جاکر چھپ رہے جب تھوڑی دیر گزری تو جنگل سے لا الہ الا اللہ کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کرکے کہ وہ ادھر ہی کو آرہی ہے حضرت عمرؓ اور بھی احتیاط کرکے چھپے اور ارادہ کرلیا کہ جب سجدہ میں جائیں گے تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کردوں گا آپؐ نے آتے ہی نماز شروع کردی۔ پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں اس قدر رورو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا کہ سجدلک روحی وجنانی یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا۔ آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہو جائے گا مگر نفس امارہ برا ہوتا ہے۔ جب آپ نماز پڑھ کر نکلے میں پیچھے پیچھے ہو لیا پاؤں کی آہٹ جو آپ کو معلوم ہوئی رات اندھیری تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا عمر آپ نے فرمایا اے عمر تو نہ رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو۔ اسی وقت مجھے رسول اللہ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے میں نے عرض کیا یا حضرت بددعا نہ کریں حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی یہاں تک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہوگیا۔

(الحکم 24 جنوری 1901ء)

"حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے محسوس کیا کہ آپ بددعا کریں گے اس لئے میں نے کہا کہ حضرت آج کے بعد میں آپ کو ایذاء نہ دوں گا۔ عربوں میں چونکہ وعدہ کا لحاظ بہت بڑا ہوتا تھا اس لئے آنحضرت نے یقین کرلیا مگر دراصل حضرت عمر کا وقت آپہنچا تھا۔ آنحضرت کے دل میں گزرا کہ اس کو خدا ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آخر حضرت عمر مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستانہ وہ تعلقات جو ابوجہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یک لخت ٹوٹ گئے اور ان کی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہؓ ملے اور پھر ان پہلے تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا۔

(الحکم 22۔ اگست 1902)

ایک اور جگہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"حضرت عمر نے ارادہ کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گریں تو اس وقت قتل کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے ساتھ مناجات شروع کی اور سجدہ میں اس طرح حمد الٰہی کا ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ کا دل پسیج گیا ان کی ساری جرأت جاتی رہی اور اس کا قاتلانہ ہاتھ سست ہوگیا نماز کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو چلے تو ان کے پیچھے حضرت عمرؓ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آہٹ پاکر دریافت کیا اور معلوم ہونے پر فرمایا کہ اے عمر تو میرا پیچھا نہ چھوڑے گا۔ جب بددعا کے ڈر سے بول اٹھے کہ حضرت میں نے آپ کے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا میرے حق میں بددعا نہ کیجئے گا چنانچہ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ وہ پہلی رات تھی جب مجھ میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی۔

(الحکم 17 جون 1904ء)

آپ کا عشق رسول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں آپ بہت آگے تھے۔ جان ومال اور اولاد سب کچھ ہر لحہ خدا تعالیٰ کے محبوب اور رسولؐ پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی سے معمولی تکلیف کو بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ ایک دفعہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے نشانات آپؐ کے جسم مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ آپؐ کو دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا یا حضرت قیصر وکسریٰ جو کافر ہیں وہ عیش وآرام کی زندگی بسر کریں اور آقائے دوجہاں کی یہ حالت کہ اسے چٹائی کا بستر میسر ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپؐ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپؐ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہوئے ہیں۔ تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ تو کیوں روتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپؐ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا قیصر وکسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجنابؐ نے فرمایا مجھے اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اس سوار کی سی ہے جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جارہا ہے۔ اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی تو وہ اس سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اس گرمی میں اپنی راہ لی۔"

(چشمۂ معرفت ص 286)

ایک اور جگہ اسی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک بار حضرت عمرؓ آپ سے ملنے گئے۔ ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپؐ لیٹے ہوئے تھے۔ اور جس کے نشان اسی طرح آپؐ کی پشت مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپؐ نے پوچھا اے عمرؓ تجھ کو کس چیز نے رلایا۔ عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپؐ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دوجہان کے بادشاہ ہیں اس حالت میں رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ مجھے دنیا سے کیا غرض۔ میں تو اس مسافر کی طرح گزارا کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو۔ ریگستان کا علاقہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستالے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے۔ جس قدر نبی اور رسول ہوئے ہیں۔ سب نے دوسرے پہلو (آخرت) کو ہی مدنظر رکھا ہوا تھا۔"

(البدر 8 جولائی 1904ء)

وصال نبویؐ پر آپ کا عشق جنون کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ وفات رسولؐ کے بعد جب کسی موقعہ پر عہد رسالت کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی تو روتے روتے آپ کی ہچکی بندھ جاتی۔ ایک دفعہ سفر شام کے دوران حضرت بلالؓ نے اذان کہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آگیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زار زار رونے لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر جوش محبت اور وفور الفت کی وجہ سے تلوار سونت لی اور گلیوں میں یوں کہتے پھرتے تھے کہ جو کوئی کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اس کی گردن مار دوں گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آپ نے وفات پائی تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ دیوانے ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہے گا تو میں اس کا سر جدا کر دوں گا۔ اس جوش کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کو ایک خاص نور اور فراست عطا کی۔ انہوں نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا (۔) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے۔ اب آپ غور کریں اور سوچ کر بتائیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ آیت کیوں پڑھی تھی؟ اور اس سے آپ کا کیا مقصد اور منشاء تھا؟ اور پھر ایسی حالت میں کہ کل صحابہ موجود تھے۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور آپ انکار نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے صحابہ ؓ کے دلوں پر سخت صدمہ تھا۔ اور اس کو بے وقت اور قبل از وقت سمجھتے تھے۔ وہ پسند نہیں کر سکے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنیں۔ ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمر ؓ جیسا جلیل القدر صحابی اسی جوش کی حالت میں ہو۔ ان کا غصہ فرو نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے کہ یہ آیت ان کی تسلی کا موجب ہوتی۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ تو زندہ ہی مر جاتے وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق تھے اور آپ کی حیات کے سوا کسی اور کی حیات کو گوارا ہی نہ کر سکتے تھے۔ پھر کیونکر اپنی آنکھوں کے سامنے آپ کو وفات یافتہ دیکھتے اور مسیح کو زندہ یقین کرتے یعنی جب حضرت ابوبکر ؓ نے خطبہ پڑھا تو ان کا جوش فرو ہو گیا۔"

(لیکچر لدھیانہ ص 13، 14)

خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف

آپ ؓ قرآن کریم کے سچے متبع تھے۔ نہایت مستقیم الحال منور الباطن اور مقبول الٰہی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کلام کرتا اور اپنی تائیدات اور فیوض سے نوازتا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کے ملہم من اللہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے بعض الہامات اور کشوف بھی نقل کئے ہیں۔ جو آپ ؓ کو ہوئے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"یعنی حضرت عمر ؓ وہ وجود ہیں جن کی زبان پر حق جاری ہوتا تھا۔ اور جن کی رائے صائب ہونے میں عظیم شان رکھتی تھی۔ اور جن کی رائے کئی مقام میں قرآن کے موافق ہوئی اور اس کے ساتھ وہ ملہم اور محدثین سے ہیں۔ (حمامة البشریٰ)

اس اثناء میں آپ جمعہ کے روز خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ یکدم آپ کی زبان سے دو تین بار فقرہ نکلا یا ساریہ الجبل اس کے بعد آپ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔ بعض لوگوں نے کہا آپ مجنون ہیں۔ آپ نے خطبہ چھوڑ دیا۔ اور یکدم پکارنے لگے یا ساریة الجبل اس پر عبد الرحمان ؓ بن عوف آپ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ آپ سے کھل کر بات کر لیا کرتے تھے۔ حضرت عبد الرحمان نے عرض کیا یا امیر المومنین لوگ آپ کے متعلق باتیں بنا رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ آپ ؓ نے خطبہ چھوڑ کر یا ساریة الجبل پکارنا شروع کر دیا۔ یہ کیا بات ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے اس وقت اپنے پر قابو نہیں رہا تھا۔ میں نے ساریہ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ ایک پہاڑ کے پاس دشمن سے نبرد آزما ہیں اور ان کے آگے اور پیچھے سے بہت سا علاقہ دشمن کے قبضہ میں جا رہا ہے میں اپنے پر قابو نہ رکھ سکا اور میرے منہ سے یا ساریة الجبل نکل گیا تا وہ پہاڑ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ کچھ دنوں کے بعد ساریہ کا پیغامبر یہ پیغام لے کر آیا کہ جمعہ کے روز ہماری دشمن سے لڑائی ہو رہی تھی ہم صبح سے لے کر جمعہ تک ان سے لڑتے رہے جمعہ کے وقت کسی پکارنے والے کی پکار ہمیں دو بار سنائی دی کہ پہاڑ پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ ہم نے پوری کوشش کر کے پہاڑ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ہم اپنے دشمن پر غالب آتے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل شکست دے دی اور فتح مبین کا نظارہ دکھایا۔

(تحفہ بغداد)

"عمر ؓ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اس کا شریک بننا نہ چاہا بلکہ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا اس لئے خدا کے فضل نے ان کو نائب امامت حقہ بنا دیا۔"

(ضرورت الامام ص 3)

"حضرت عمر ؓ کا ساریہ کے لشکر کی خطرناک حالت سے باعلام الٰہی مطلع ہو جانا جس کو بیہقی نے ابن عمر ؓ سے روایت کیا ہے۔ اگر الہام نہیں تھا تو اور کیا تھا اور پھر ان کی یہ آواز کہ یا ساریة الجبل الجبل مدینہ میں بیٹھے ہوئے منہ سے نکلنا اور وہی آواز قدرت غیبی سے ساریہ اور اس کے لشکر کو دور دراز مسافت سے سنائی دینا اگر خارق عادت نہیں تھا تو اور کیا چیز تھی۔

(براہین احمدیہ ص 547 حاشیہ در حاشیہ ص 4)

آپ کا وجود ظلی طور پر آنحضرت ؐ کا وجود تھا

پیشگوئیوں کے متعلق یہ عام اصول ہے کہ ضروری نہیں وہ ایک ہی وقت میں پوری ہو جائیں بلکہ وہ تدریجاً پوری ہوتی رہتی ہیں اور ایسا بھی ممکن ہوتا ہے کہ بعض باتیں مامور کی زندگی میں پوری نہ ہوں اور کسی دوسرے کے ہاتھ سے جو اس کے متبعین سے ہو پوری ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دکھایا گیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دی گئی ہیں۔ مگر آپ کی زندگی میں یہ بات پوری نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم پیشگوئی حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں اور ان کے ذریعہ پوری کی۔ اسی طرح عالم وحی میں آپ کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے آنجناب ؐ نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر ؓ کو ملیں۔ کیونکہ حضرت عمر ؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرت عمر ؓ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔"

(ایام الصلح ص 35)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئیں تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق ؓ کے ذریعہ سے ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی ص 92)

اسلام لانے کے بعد آپ کا غصہ مقتصد ہو گیا

حضرت عمر فاروق کی طبیعت میں سختی تھی آپ بڑے غصیلے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر تلوار نیام سے نکال لیتے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے جب آپ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا یعنی اپنے بعد خلافت کے لئے آپ کا نام تجویز فرمایا تو اکثر صحابہ ؓ نے آپ کی سخت گیری کی شکایت کی۔ ایک صحابی ؓ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ آپ جان بوجھ کر عمر ؓ جیسا درشت اور سخت گیر آدمی ہم پر مسلط کر رہے ہیں۔ کل خدا کو اس بارہ میں کیا جواب دیں گے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اس موقع پر یہی فرمایا کہ عمر بیشک سخت گیر ہیں مگر خلافت کا بوجھ پڑے گا تو خود بخود نرم ہو جائیں گے اور حضرت ابوبکر ؓ کی بات سو فیصدی پوری ہوئی وہی درشت مزاج عمر ؓ جب خلیفہ ہوئے تو ان کی سختی اور غصہ نرمی محبت اور شفقت میں بدل گیا وہی عمر ؓ جو بات بات پر تلوار نیام سے نکال لیتے تھے رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے راتوں کو بھیس بدل کر گلیوں میں پھرتے اور محتاجوں اور بیواؤں کی مدد کے لئے اپنی پیٹھ پر آٹا ڈھونے لگے۔ طبیعت میں اس تبدیلی سے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت عمر ؓ نے جو جواب دیا وہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ملفوظات میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت عمر ؓ کے غصہ کے متعلق آیا ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ قبل از اسلام آپ بڑے غصہ ور تھے حضرت عمر ؓ نے جواب دیا کہ غصہ تو وہی ہے البتہ پہلے بے ٹھکانے چلتا تھا مگر اب ٹھکانے سے چلتا ہے۔"

(الحکم 17 جون 1906ء)

"حضرت عمر ؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے غصہ والے تھے۔ اب غصہ مسلمان ہونے سے دور ہو گیا۔ فرمایا دور تو نہیں ہوا۔ مقتصد ہو گیا ہے۔ اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے۔"

(البدر 12 دسمبر 1902ء)

سعید اور وقاف عند القرآن

حضرت عمر ؓ کی فطرت بڑی سعید واقع ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ آپ ابتدائے اسلام ہی میں ایمان لے آئے اور اس کے بعد دن بدن روحانی ترقی کرتے چلے گئے اور ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ نے آپ کو اتنا نوازا کہ آپ تخت خلافت پر متمکن ہو گئے۔ قرآن کریم سے آپ کو اتنی محبت اور دلی لگاؤ تھا کہ اس کی کوئی آیت سنتے ہی اپنا خیال بدل لیتے تھے اور قرآن کریم کی اطاعت کو ہی اپنا اولین فرض گردانتے تھے۔ چنانچہ وفات نبوی ؐ کے وقت جب آپ نے اس خیال کا اظہار کرنا شروع کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ جو ایسا کہے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ تو حضرت ابوبکر آگئے اور انہوں نے آیت قرآنیہ پڑھی۔ اور اس سے آپ کی وفات پر استدلال فرمایا تو آپ نے فوراً تلوار نیام میں ڈال لی اور سر تسلیم خم کر کے اپنے خیال کو بدل لیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

"صحابہ نے جو مذاق قرآن سے واقف تھے۔ آیت کو سن کر اور لفظ خلت کی تشریح (۔) پا کر فی الفور اپنے پہلے خیال کو چھوڑ دیا ہاں ان کے دل حضرت کی موت کی وجہ سے سخت غمناک اور چور ہو گئے اور ان کی جان گھٹ گئی اور حضرت عمر نے فرمایا کہ اس آیت کے سننے کے بعد میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ میرے جسم کو میرے پیر اٹھا نہیں سکتے اور میں زمین پر گرا جاتا ہوں۔ سبحان اللہ کیسے سعید اور وقاف عند القرآن تھے جب آیت میں غور کر کے سمجھ آگیا کہ تمام گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تب بجز اس کے کہ رونا شروع کر دیا اور غم سے بھر گئے اور کچھ نہ کہا۔"

(تحفہ غزنویہ ص 50)

حضرت عمر کا بلند مقام

سیدنا حضرت عمر ؓ کا مقام بڑا بلند تھا آپ نے اسلام لانے کے بعد جو خدمات دینیہ انجام دیں وہ بینظیر ہیں آپ نے اسلام کی اشاعت کے لئے بھرپور کوشش کی اور آپ کے دور خلافت میں اسلام عرب کی حدود سے نکل کر دوسرے ممالک میں ہی نہیں بلکہ ایشیا کے علاوہ براعظم افریقہ میں

بھی پھیل گیا تھا آپ کا روحانی مقام کس قدر بلند تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کی روحانی حالت سے موافقت انسان کو محدثیت کے عظیم مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کیا تم یہ حدیث پڑھتے نہیں کہ اگر اس امت میں بھی محدث ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو وہ عمرؓ ہے اب کیا اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ محدثیت حضرت عمرؓ پر ختم ہو گئی۔ ہرگز نہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی روحانی حالت عمرؓ کی روحانی حالت کے موافق ہو گئی۔ وہی ضرورت کے وقت محدث ہو گا۔

(فتح اسلام ص 16 حاشیہ)

مکہ میں دو عمر تھے ایک عمرو المعروف ابو جہل اور ایک حضرت عمرؓ۔ ابو جہل نہایت خود پسند اور متکبر تھا۔ اور اپنی عظمت اور شرف کا خواہشمند اور متمنی تھا۔ اس لئے وہ اسلام سے محروم رہا اور تا ابد ابو جہل کے لقب سے ملقب ہوا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی حالت کو بدل لیا اور ضد ترک کر کے خدا تعالیٰ کی خاطر انکسار اور اطاعت کا نمونہ دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے اسی جہان میں اسے ظاہری سلطنت و سطوت بھی عطا کر دی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ابو جہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھ کر ہے۔ فرعون نے تو آخر کہا (میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں) مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا مکہ میں سارا فساد اسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند عظمت و شرف کو چاہنے والا تھا۔ اس کا اصل نام بھی عمرو تھا۔ اور یہ دونوں عمر مکہ میں تھے۔ خدا کی حکمت کہ ایک عمر کو کھینچ لیا۔ اور ایک بے نصیب رہا۔ اس کی روح تو دوزخ میں جلتی ہو گی۔ اور حضرت عمرؓ نے ضد چھوڑ دی۔ تو بادشاہ ہو گئے۔"

(البدر 12 دسمبر 1902ء)

نیز آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ان (حضرت عمرؓ) کو وہ جوش اسلام دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتیں اور ان کا نام عزت سے لیتی ہیں۔

(الحکم 24 ستمبر 1905ء)

منظوم محامد

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے محامد و محاسن بیان فرمائے ہیں ذیل میں حضور کے چند عربی اشعار درج کئے جا رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ کس قدر بلند اور ذی شان تھا۔ حضور فرماتے ہیں۔ (ترجمہ)

اور حضرت فاروق ہر کام اور خصلت میں حضرت ابو بکرؓ کے مشابہ تھے۔ اور آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعیت کے امور کی تدبیر کی۔

ذرا دیکھو تو سہی کہ آپ نے اخلاص سے سعی کی اور خلافت کی عزت اور عظیم شان ظاہر ہو گئی۔

آپ نے زمین کو کفار کے قتل سے رنگ دیا تھا۔

آپ کے عزم صمیم کی کیا عجیب شان تھی۔

اور آپ کے عہد میں ایک ستارہ سورج بن گیا تھا۔ پس کیا ہی اچھا ہے آپ کا وجود اور کیا ہی اچھا ہے آپ کا مبارک اور پاکیزہ عہد۔

اور آپ نے ہر معرکہ میں شاہان کفر سے مقابلہ کیا اور ہر مقابلہ کے لئے نکلنے والے متکبر کو ہلاک کیا۔

میں مضبوط ہاتھوں میں ایک بڑا نشان دیکھتا ہوں پس کیا ہی اچھا ہے یہ فتح مند سردار

آپ پیوند شدہ دھاری دار چادر میں لوگوں کے امام تھے۔ اور غبار آلود چادر میں ملکوں کے بادشاہ۔

اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سے انوار دیئے گئے۔ اور آپ محدث ہو گئے اور خدائے رحمٰن نے آپ سے ایک برگزیدہ انسان کی مانند کلام کیا۔

آپ کے اخلاق حمیدہ سے دفتر کے دفتر پر ہیں۔

آپ کے فضائل بدر انور سے زیادہ روشن ہیں۔

پس کیا ہی اچھا ہے آپ کا وجود۔ اور کیا ہی اچھی آپ کی کوشش۔ آپ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر خود تھے۔

آپ کے عہد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں نے نصرانیوں کے ملک میں غبار اڑا دی تھی۔

دین کے لشکر نے کسریٰ کی شان و شوکت کو توڑ دیا تھا اور سوائے تصور کی صورتوں کے ان کا کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

آپ اپنی شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلیمان تھے اور بڑے بڑے دشمن آپ کے لئے مسخر کر دیئے گئے۔

میں نے آپ کی جلالت شان کو دیکھا تو اس کا ذکر کر دیا اور میں بغیر کسی جوہر کے مخلوق کی مدح نہیں کرتا۔

(سر الخلافہ)

(الفضل 30، 31۔ اگست 1974ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کتب

پتیاں گلاب کی

مصنف : صفدر نذیر گولیکی صاحب

نام کتاب : پتیاں گلاب کی
مصنف : مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ
صفحات : 100
ناشر : احمد اکیڈمی ربوہ

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ کے معروف قلمکار ہیں خدمت دین کے لئے بیرون ملک جانے سے پہلے اور پھر واپسی پر ان کا قلم متحرک رہا ہے۔ یہ کتاب بچوں کے لئے کہانیوں، حکایات، واقعات اور لطیفوں پر مشتمل ہے۔ یہ وہ کہانیاں ہیں جو مختلف جماعتی رسالوں کے علاوہ بچوں کے رسالہ تعلیم و تربیت میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں اور ایک وقت میں مصنف کو بچوں کے لئے لکھنے والے ملک کے 40 منتخب قلمکاروں میں شامل کیا گیا تھا۔

بچوں کے لئے لکھنا در حقیقت سب سے مشکل کام ہے کیونکہ بچوں کے ساتھ بچہ بن کر لکھنا اور بولنا پڑتا ہے۔ تب بات بچوں کی سمجھ میں آتی ہے۔ اس کے بغیر آپ تحریریں تو بے شک لکھتے رہیں لیکن بچوں میں قبولیت حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر بچوں کے لئے لکھی گئی کتاب بچوں میں مقبول نہیں ہوئی تو اس کی افادیت محل نظر ٹھہر جائے گی۔ صفدر نذیر صاحب نے پوری کوشش کی ہے کہ وہ زبان اتنی سادہ آسان اور عام فہم رکھیں کہ بچوں کو سمجھ آتی رہے اور انداز تحریر ایسا دلکش اور شاندار ہو کہ بچوں کی دلچسپی قائم رہے۔ اب اس کوشش میں وہ کس حد تک کامیاب رہے ہیں اس کا اصل اندازہ تو بچوں سے پوچھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم ہمارا اندازہ ہے کہ وہ اپنی اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں۔

خدا کرے کہ یہ کتاب بچوں میں مقبول ہو اور ان کی تربیت و اصلاح کا فریضہ ادا کر سکے۔

(ی۔ س۔ ش)

فرخ سلمانی

تعارف برکات الدعا

حضرت مسیح موعود کا یہ رسالہ رمضان 1310ھ (1893ء) میں شائع ہوا۔ جس میں سر سید احمد خان صاحب کے دو رسالوں "الدعا والاستجابہ اور تحریر فی اصول التفسیر" پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔

سر سید احمد خان صاحب نے مغربی فلسفہ کے آگے سر جھکاتے ہوئے بعض بنیادی دینی عقائد کی ایسی تاویلیں کی تھیں جو آیات قرآنی اور سنت اللہ کے برخلاف تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان کے خلاف قلم اٹھایا۔ بعض خیالات کی تردید آئینہ کمالات اسلام میں ہے۔ دعا کے متعلق انہوں نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ دعا سے مقصود محض عبادت ہے۔ کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اس کے لئے دعا کی حاجت نہیں اور جو مقدر نہیں اس کے لئے دعا بے فائدہ چیز ہے۔

حضور نے اس کے جواب میں دعا کی حقیقت اور فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے دو طریق سے زبردست جواب دیا۔

1۔ قانون قدرت اور دوا کا نظام۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دوائیں اثر نہیں کرتیں اور موت سے نہیں بچا سکتیں لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ دوائیں بیکار ہیں اور جو تقدیر میں لکھا ہے ہو کر رہے گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور قبولیت دعا کا مشاہداتی نظام

اس بارہ میں آپ نے دیگر اولیا کے بعض حوالوں کے ساتھ سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود پیش کیا ہے اور فرمایا کہ تاریک عرب میں جو انقلاب رونما ہوا وہ آپ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

پھر آپ نے اپنا مشاہدہ تحریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا کہ اگر سید صاحب اب بھی اپنے غلط خیال سے توبہ نہ کریں تو میں اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے سید صاحب کو قبل از وقت اطلاع دے دوں گا۔

چنانچہ اس رسالہ کے شروع میں اور آخری حصہ میں بھی لیکھرام کے متعلق حضور کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ اور تقدیر الٰہی سے لیکھرام سر سید احمد خان کی زندگی میں قتل ہو کر قبولیت دعا کا نشان بنا۔

دوسرے رسالہ میں سر سید احمد خان صاحب نے کسی دوست حریف سے تفسیر قرآن کا معیار طلب کیا۔ تو حضور نے اس بارہ میں ان کی رہنمائی فرمائی اور اصول تفسیر تحریر فرمائے۔

1۔ شواہد قرآن۔ 2۔ تفسیر رسول اللہ۔ 3۔ تفسیر صحابہ۔ 4۔ نفس مطہر۔ 5۔ لغت عرب۔ 6۔ سلسلہ جسمانی۔ 7۔ وحی ولایت اور مکاشفات محدثین۔

اس ضمن میں حضور نے اپنے پر نازل ہونے والے کلام کو بطور مثال پیش کیا ہے فرمایا "میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں۔ بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں"

کتاب کے آخری حصہ میں ایک اشتہار میں حضور نے صاحب ثروت لوگوں کو دین کی مالی خدمت کے لئے دعوت دی ہے۔ اور دوسرے میں براہین احمدیہ کا تعارف کروایا ہے۔ حضور کا ایک پُرجلال اعلان درج ذیل ہے۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
میری زندگی پاک و طیب بنا دے
مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر
ہر اک درد اور دکھ سے مجھ کو شفا دے
بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت

تپ دق ۔ نئے خطرات

ٹی بی دنیا بھر میں کسی بھی دوسری بیماری سے مرنے والوں کی تعداد سے زیادہ اموات کی ذمہ دار ہے۔

ٹی بی سے ہونے والی اموات کی تعداد ایڈز اور ملیریا سے ہونے والی مجموعی اموات سے زیادہ ہے۔

ٹی بی کیسے پھیلتی ہے ٹی بی بھی نزلہ زکام کی طرح ہوا میں موجود ٹی بی کے جراثیم سے پھیلتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو ٹی بی کا مریض ہے وہ جب بھی بولتا ہے کھانستا ہے۔ چھینکتا ہے۔ یا لاپرواہی سے باہر تھوکتا ہے' تو وہ اپنے اندر موجود ٹی بی کے جراثیم کو ہوا میں پھیلانے کا موجب ہوتا ہے اور مصیبت یہ ہے کہ اس بیماری سے بیمار ہونے کے لئے کسی بھی صحت مند شخص کو صرف ایک جرثومہ کا اپنے اندر پہنچانا کافی ہوتا ہے۔ بعد میں وہ ایک جرثومہ خود بخود بڑھنے لگتا ہے۔ اور مرض کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

ٹی بی کا دنیا بھر میں پھیلاؤ ٹی بی ایک ایسا مرض ہے کہ ہر سیکنڈ میں ایک شخص اس کی زد میں آرہا ہے۔ ٹی بی کے لحاظ سے بہت زیادہ متاثر ہونے والے نئے ممالک میں روس۔ آئیوری کوسٹ' اور ارجن ٹائنا شامل ہیں۔ اور ان ممالک میں ٹی بی کے ایسے جراثیم پائے گئے ہیں جو کہ Durg resistant ہیں اور تمام دنیا کو ایک ایسی بیماری کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جو کہ اگر ایک دفعہ لگ جائے تو ناقابل علاج کہی جا سکتی ہے۔

ایسی صورت میں انفرادی طور پر بھی اور حکومتی سطح پر بھی اس بیماری کے متعلق انتہائی تیزی سے اقدامات کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس خطرے کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کیا جا سکے اور ایک بہت بڑے المیہ سے بچا جا سکے۔

ٹی بی کے تیز پھیلاؤ میں ایڈز کا بھی حصہ ہے کیونکہ ایڈز کی وجہ سے انسانی دفاع کا نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ جس سے ٹی بی کے جراثیم کو ایڈز سے بیمار انسان پر حملہ کرنے اور پنپنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایڈز کے مریضوں پر ٹی بی کے حملے کا سو گنا زیادہ خطرہ ہوتا ہے بہ نسبت ایک صحت مند انسان کے۔

پاکستان میں تپ دق کی صورتحال

آج سے تقریباً پچاس سال قبل جب پینسلین ایجاد ہوئی تو اس کے ذریعے بہت سی مہلک بیماریوں کا علاج آسان ہو گیا۔ نمونیا اور تپ دق ان میں سے دو بڑی بڑی بیماریاں تھیں جن کو پہلے مہلک سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اینٹی بائیٹک دواؤں کے ذریعے یہ بیماریاں قابل علاج بن گئیں اور ان سے اموات کا فیصد تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ دوائیاں بھی اپنا اثر کھونے لگیں۔ نئے جراثیم نے جنم لیا جو ان دواؤں سے اثر نہ لیتے تھے۔ پھر ایسے جراثیم کے خلاف دوسری زود اثر دوائیاں بنائی جانے لگیں اور یہ چکر اسی طرح چلتا رہا۔

اب بتایا گیا ہے کہ تپ دق کی جان لیوا بیماری پھر ایک دفعہ پاکستان میں ترقی پذیر ہے۔ اسلام آباد میں اس بیماری کے متعلق ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد کیا گیا تاکہ اس خطرناک صورت حال پر غور و فکر کیا جا سکے۔ اس سیمینار میں بتایا گیا کہ اس وقت پاکستان میں تیس لاکھ افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں جن میں سے آدھے اس سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔

مرض کی تشخیص اگر اس مرض کی تشخیص پہلی سٹیج پر ہو جائے تو یہ اب بھی قابل علاج ہے۔ تشخیص کے بعد فوری اور مکمل علاج ہونا چاہئے۔ اسی طرح اس سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے بھی مہیا ہیں۔ اور یہ حکومت کا کام ہے کہ لوگوں تک ان کو پہنچائے اور قومی سطح پر یہ کام کیا جائے۔ لیکن صحت کے بجٹ میں جو رقوم مہیا کی جاتی ہیں ان سے تو یہ سب کام نہیں ہو سکتے۔ اس بیماری کے علاج کیلئے دوائیں مہنگی ہیں جو کہ غریب آدمی کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں اور افسوس ناک امر یہ ہے کہ یہ بیماری زیادہ تر غریب لوگوں پر ہی زیادہ حملہ کرتی ہے کیونکہ وہ نہ تو متوازن خوراک کا بندوبست کر سکتے ہیں اور نہ ہی غربت کی وجہ سے مناسب علاج کروا سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام غریب ترقی پذیر ممالک میں چاہے وہ ایشیا میں ہوں یا افریقہ میں' روز بروز زیادہ پھیل رہی ہے۔ اور کسی بھی دوسری متعدی بیماری سے زیادہ موتیں اس کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔

حکومتی سطح پر اقدامات کی ضرورت

دنیا بھر میں ہر سال ستر سے اسی لاکھ نئے افراد اس سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے 64 فیصد ایشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے بے شمار نوجوان بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اگر حکومتی لیول پر اس کا مداوا کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو 2020ء تک تمام دنیا میں اس بیماری سے سات کروڑ مر سکتے ہیں۔

اسلام آباد میں ہونے والے سیمینار میں یہ بھی بتایا گیا کہ اس بیماری کے سدباب کے سلسلے میں ہماری حکومت تیسری دنیا میں سب سے زیادہ پیچھے ہے۔ جس سے یہ بیماری دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر اس صورت حال کا فوری طور پر جائزہ لیا جائے۔ اور اس متعدی بیماری کے سدباب کے لئے مناسب انتظامات کئے جائیں۔

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32449 میں طاہرہ نسیم زوجہ ظہور احمد قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/4 گولبازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-4-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/7000 روپے۔ 3۔ ایک سیٹ چاندی وزنی...... مالیتی۔/800 روپے۔ 4۔ سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ 5۔ طلائی سیٹ جو وصیت کرنے بعد خریدا وزنی 38 گرام مالیتی۔/16500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/30300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ نسیم درانی 5/4 گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمن درانی والد موصیہ وصیت نمبر 29442۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32450 میں امتہ الحفیظ زوجہ محمد رحیم الافضل قوم راجپوت خانہ داری پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A 6/26 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-8-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بصورت زیور طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین۔ 3۔ گھڑی کلائی دونوں مالیتی۔/3100 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/23100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ A 6/26 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رحیم الافضل خاوند موصیہ وصیت نمبر 25628 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام بھٹی کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیاں ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32451 میں بشیراں اختر بیوہ ذوالفقار علی قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت 1958ء ساکن 16/7 دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-8-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔/42000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین برقبہ 12 کنال واقع چک نمبر 233/R B کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع فیصل آباد ترکہ والد مالیتی۔/1600000 لاکھ روپے جس کے شرعی مالک والدہ صاحبہ 5 بھائی 2 بہنیں ہیں میرا حصہ۔/116667 روپے۔ 4۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ 7 ماشہ ساڑھے چھ رتی مالیتی تقریباً۔/36000 روپے۔ 5۔ ترکہ والد مکان واقع چک نمبر 233/R B کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع فیصل آباد برقبہ 12 مرلہ مالیتی۔/300000 روپے جس کی وارث والدہ صاحبہ 5 بھائی دو بہنیں ہیں میرا حصہ مالیتی۔/21875 روپے۔ 6۔ ترکہ خاوند مرحوم مکان برقبہ 15 مرلہ واقع چک نمبر 232 باوے والا ضلع فیصل آباد کے عوض اسی گاؤں میں زرعی رقبہ 21 مرلہ مالیتی اندازاً۔/105000۔ کل جائیداد مالیتی۔/322542 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/7000 روپے ماہوار بصورت خرچ از پسران و برادران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/960 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سیکرٹریان وقف جدید توجہ فرمائیں

○ مورخہ 26۔ نومبر تا 5۔ دسمبر 1999ء عشرہ وقف جدید اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ سیکرٹریان وقف جدید سے گذارش ہے کہ اس عشرہ کی رپورٹ جلد از جلد دفتر وقف جدید بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک نعیم الدین صاحب ابن مکرم ملک محمد دین صاحب (اسیر راہ مولا) ساہی وال حال سبزہ زار ملتان روڈ لاہور شدید بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ عزیز مکرم نعمان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (ریٹائرڈ) انسپکٹر وقف جدید کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ عابدہ مبارک صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب مورخہ 23۔ جولائی 1999ء کو بعد عصر پولیس لائینز سرگودھا میں منعقد ہوئی۔

قبل ازیں ان کا نکاح بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد احمد صاحب نعیم صدیقی مربی سلسلہ سرگودھا شہر نے مورخہ 23۔ مارچ 1999ء کو کوارٹر نمبر 13 پولیس لائنز سرگودھا میں پڑھا تھا۔

اگلے روز 24۔ جولائی 1999ء کو مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان نے دعوت ولیمہ کا اپنے مکان 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ میں اہتمام کیا۔ جس میں محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔

مکرم نعمان احمد ملک صاحب محترم ملک محمد عظیم صاحب زعیم انصاراللہ و سابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کے پوتے اور محترم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ کے نواسے ہیں۔

جبکہ عزیزہ عابدہ مبارک صاحبہ محترم چوہدری محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 86 شمالی ضلع سرگودھا کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا لئیق احمد صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ مکرمہ استانی آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں سعید احمد صاحب مرحوم ناصر آباد غربی نمبر 1 ربوہ مورخہ 4۔ دسمبر 1999ء شام سات بجے 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی خیر دین رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی بیٹی اور حضرت میاں مہر دین رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی بہو تھیں۔ نصرت گرلز سکول قادیان کی ٹیچر تھیں اور قادیان محلّہ ناصر آباد کی 1942ء تا 1947ء صدر رہیں۔ پارٹیشن کے بعد تلونڈی کھجور والی میں لجنہ قائم کی۔ خدا کے فضل سے پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید میں شامل ہونے کا اعزاز پایا۔ بہت ہمدرد۔ ملنسار۔ دعاگو اور مہمان نواز تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے، پوتے پوتیاں اور ایک نواسی شامل ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین

رپورٹ "پکنک" و "واک"

○ مکرم پروفیسر رانا فاروق احمد صاحب صدر جماعت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

مورخہ 28۔ نومبر 1999ء بروز اتوار جماعت احمدیہ سمبڑیال نے ایک "واک" اور "پکنک" کا انتظام کیا۔ 37۔ افراد پر مشتمل انصار خدام اور اطفال کا یہ قافلہ نو بجے صبح دعا کے ساتھ روانہ ہوا۔ واک بیت الذکر سمبڑیال سے لے کر نہر اپر چناب کے پل تک ڈسکہ جانے والی خوبصورت سڑک پر کی گئی۔

منزل پر پہنچ کر نہر کے کنارے گھاس والی ہموار جگہ پر سب ایک دائرے کی صورت میں بیٹھ گئے۔ مکرم مشتاق احمد قریشی صاحب نے تلاوت کی۔ مکرم سمیع الحسن شاہ نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام سنایا۔ اس کے بعد نہر کے کنارے پر ایک "انعام گھر" منعقد کیا گیا اور سوالات کئے گئے۔ سوال کا صحیح جواب دینے پر اسی وقت انعام دیا جاتا۔ مکرم ملک شمیم احمد صاحب ایڈووکیٹ نے "انعام گھر" میں تیس سوال پوچھے۔ "انعام گھر" کے بعد ریفرشمنٹ کا دور رہا۔

مکرم حمید الحسن شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ کلام

ہم آن ملیں گے متوالو۔ بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دید کے ترسوں کی

پیش کیا تو ایک پر کیف جذباتی منظر تھا۔ نظم کے بعد لطائف اور پہیلیوں کا پروگرام ہوا۔ پکنک سے واپسی بھی پیدل "واک" کے ذریعے ہوئی۔ اس طرح "واک" اور "پکنک" کا یہ لطف اندوز پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

معاوضہ دینے سے انکار کر دیا

بھارت نے پاکستانی طیارے اٹلانٹک کا معاوضہ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی طیارہ جاسوسی مشن پر تھا۔ بھارتی حکومت نے عالمی عدالت کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ مقدمہ عالمی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

چین نے روسی حملوں کی حمایت کر دی

چین نے چیچنیا پر روسی حملوں کی حمایت کر دی ہے۔ روسی صدر بورس یلسن چین پہنچ گئے۔ صدر جیانگ زیمن سے اہم ملاقات کی۔ دونوں ممالک نے کئی سمجھوتوں پر دستخط کر دیئے۔ چین نے ایسے وقت میں روس کی حمایت کی ہے جب عالمی برادری روس پر جنگ بندی کے لئے دباؤ ڈال رہی ہے۔ روسی صدر نے چینی وزیراعظم اور نیشنل پیپلز کانگرس کے چیئرمین لی پنگ سے بھی ملاقات کی۔ صدر یلسن کے دورہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ عالمی دباؤ کی شدت کو کم کیا جا سکے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ بیمار یلسن جب بیجنگ پہنچے تو ان پر نقاہت طاری تھی۔ چہرہ زرد تھا۔ چین نے چیچنیا میں روسی افواج کی کارروائیوں کی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔

کانگرس پر امریکی صدر کا دباؤ

امریکی صدر کلنٹن نے کانگرس سے کہا ہے کہ اگر اس نے امریکہ چین معاہدہ مسترد کیا تو خطرناک غلطی کرے گی۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے سلسلے میں ہونے والا معاہدہ امریکی مفاد میں ہے اسے منظور کرانے کیلئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ کانگریس عقل مندی کا مظاہرہ کرے۔ چین میں مزدوروں کے استحصال کے باعث چین پر ڈبلیو ٹی او (ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن) کی رکنیت پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل ہو سکتا ہے۔ امریکی صدر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ واحد چین پر یقین رکھتے ہیں۔ تائیوان اور چین صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے پرامن طریقے سے اختلافات دور کریں۔

امریکہ میں اسلحہ کی بھرمار

امریکہ میں اسلحہ کی بھرمار سے جرائم کی شرح میں خطرناک اضافے کے بعد مرکزی حکومت نے اسلحہ تیار کرنے والوں کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کلنٹن انتظامیہ نے امریکہ کی 3100 لوکل ہاؤسنگ اتھارٹیز کی جانب سے موقف اختیار کیا ہے کہ اسلحہ تیار کنندگان کی طرف سے اسلحہ کی غیر ذمہ دارانہ مارکیٹنگ کی وجہ سے تمام علاقوں میں تشدد کو ہوا ملی ہے۔

روسی سفارت کار پر جاسوسی کا الزام

امریکہ نے ایک روسی سفارت کار کو امریکہ سے فوری طور پر نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ روسی سفارت کار وزارت خارجہ میں ایک مشکوک آلے سے کچھ سن رہے تھے۔ حساس آلہ برآمد کر لیا گیا۔ ملزم پر مقدمہ چلے گا تازہ ترین واقعہ سے ماسکو واشنگٹن تعلقات مزید کشیدہ ہو جائیں گے۔

یلسن کا بدعنوانی کا سکینڈل

روس کے صدر یلسن کی بدعنوانی کے بارے میں سکینڈل کے متعلق سوئس تعمیراتی کمپنی کے چیئرمین نے اعتراف کیا ہے کہ روسی صدر اور ان کی بیٹیوں کو بطور رشوت ہزاروں ڈالر دیئے۔ یلسن کی بیٹیوں کے کریڈٹ کارڈ بلز میری کمپنی ادا کرتی رہی۔ یہ ادائیگیاں پچھلے چار سال کے دوران کی گئیں۔ کریملن حکام نے صدر یلسن کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیرونی ملکوں میں صدر یلسن کے کوئی اکاؤنٹس نہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے بنک کے ترجمان نے کہا ہے کہ کریڈٹ کارڈ کی گارنٹی میرے بنک نے فراہم کی۔

کلیان سنگھ پارٹی سے بھی باہر

اترپردیش کے سابق وزیراعلیٰ کلیان سنگھ کو اپنی جماعت بی جے پی کے ساتھ مسلسل باغیانہ رویہ اپنائے رکھنے کے جرم میں پارٹی سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ان کو وزارت اعلیٰ کے عہدے سے ہٹایا گیا تھا۔

شام اسرائیل مذاکرات دوبارہ

شام نے اسرائیل کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ اسرائیل کے صدر ایہود بارک اور شام کے صدر حافظ الاسد کے درمیان امن بات چیت دوبارہ شروع ہونے سے علاقے میں قیام امن کے بارے میں کوششوں کو تقویت ملے گی۔

ایک اور صوبے میں علیحدگی

انڈونیشیا کے ایک اور صوبے ایسہ میں علیحدگی پسندی کی تحریک زور پکڑ گئی ہے۔ صدر عبدالرحمان واحد نے کہا ہے کہ ایسہ میں انڈونیشیا کا اقتدار اعلیٰ برقرار رکھا جائے گا۔ صوبے کی مکمل آزادی کا مطالبہ ماننے سے ملک کے اتحاد اور یکجہتی کو نقصان پہنچے گا۔

بقیہ صفحہ 6

حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں اختر 16/7 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 راشد حسین وصیت نمبر 23233۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 11۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-07
اتوار 12۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-30
اتوار 12۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-57

حکومت نے کیسٹیں دینے سے انکار کردیا

طیارہ سازش کی سماعت کے دوران حکومت نے آڈیو کیسٹیں صفائی کو فراہم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ فاضل عدالت نے 8۔ دسمبر کو حکم دیا تھا کہ یہ کیسٹیں اور ان کے ٹرانسکرپٹ ملزموں کو فراہم کئے جائیں۔ لیکن حکومت نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کیسٹیں استغاثہ کے پاس اہم شہادت ہے۔ اس کی کاپی بھی ملزموں کو فراہم نہیں کی جاسکتی کیونکہ ایسا کرنے سے آواز کی کوالٹی خراب ہوسکتی ہے۔ ہم فن اور بین الاقوامی قانون کے تحت مجبور ہیں۔ عدالتی حکم کی بجاآوری نہیں کر سکتے۔ تاہم استغاثہ نے کہا ہے کہ کیسٹوں کو 13۔ دسمبر کو عدالت میں چلانے کی اجازت دی جائے۔ فاضل عدالت نے حکومت کا یہ جواب موصول ہونے پر وکلائے صفائی کو 13۔ دسمبر کے لئے نوٹس جاری کردیئے ہیں۔

حمزہ اور صفدر کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم

لاہور ہائی کورٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ شہباز شریف کے بیٹے حمزہ شہباز اور نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر کو 3۔ جنوری کو عدالت میں پیش کیا جائے۔ حسین نواز، حمزہ شہباز، عباس شریف اور کیپٹن صفدر کے اہل خانہ کو ہفتے میں دوبار ان سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ احتساب بیورو کی طرف سے حسین اور عباس شریف کے وارنٹ گرفتاری بھی عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ اس امر کا تعین کرنا باقی ہے کہ حمزہ اور صفدر کی گرفتاری کا کیا جواز ہے اور جس انداز اور جس طریقہ سے انہیں نظر بند کیا گیا ہے کیا وہ درست ہے یہ بھی معلوم کریں کہ عباس اور حسین نواز کو کس حکم اور حالات کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ حسین نواز کی اہلیہ سارہ حسین نے کہا ہے کہ میرے شوہر کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک ہو رہا ہے جرم کا تعین کیا جائے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے بتایا کہ حسین نواز اور عباس شریف کو احتساب بیورو کے حکم کے تحت اور حمزہ اور کیپٹن صفدر کو ایم پی او کے تحت پکڑا گیا ہے تمام درخواستوں کی سماعت 3۔ جنوری تک ملتوی کردی گئی۔

ریٹائرڈ جرنیل حکومت کررہا ہے

میاں نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ ریٹائرڈ جرنیل حکومت کررہا ہے۔ جو غیر آئینی ہے۔ آرمی چیف کو بدلنا وزیراعظم کا آئینی حق تھا۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز الحق وزیراعظم بننے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ نواز شریف کو کرپٹ کہا گیا تو کلثوم نواز صحافی پر برہم ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ اللہ سے مدد مانگی نہ بینظیر سے۔ وہ بے چاری تو خود ماری ماری پھر رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نواز شریف کی وہ تقریر سامنے لائی جائے جو وہ 12۔ اکتوبر کی رات ٹی وی پر کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف عدالت کو بتائیں گے کہ حسین نواز بھی ایک رات میں کیسے تقریر لکھ سکتا ہے۔ کلثوم نواز نے کہا کہ صحافی کرپٹ ہیں۔ صحافی نے جواب دیا ہمیں بھی میاں صاحب نے کرپٹ کیا۔

اسحاق کی خودکشی یا قتل

100 بچوں کے قاتل جاوید اقبال کے قریبی ساتھی اسحاق بلا کی خودکشی یا قتل کے بارے میں جوڈیشل ٹریبونل نے انکوائری شروع کردی ہے۔ اسکی والدہ، والد، بھائی اور پولیس افسروں کے بیانات قلم بند کئے گئے۔ والدہ نے کہا کہ اسحاق نے خودکشی نہیں کی وہ تو خود پیش ہوا تھا۔

اللہ شافی ٹانسلز و گلے کا علاج اللہ شافی
بچوں اور بڑوں کے حلق، ٹانسلز، نرم تالو کے غدود کی سوزش و درد کا موثر اور آموزدہ علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون۔ 212399

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61